بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہم احمدیوں کا کام ہے کہ اسلام کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے ہی بھیجا ہے کہ آپ کو کامیاب کرنا ہے اور اسلام اب آپ کے ذریعہ ہی پھیلنا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 24/مارچ 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کل 23/مارچ تھی اور 23/مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑا اہم دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بیعت کے ذریعہ سے بنیاد رکھی۔ آپ نے فرمایا کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی معہود جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی وہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ توحید کا قیام کر کے محبت الٰہی دلوں میں پیدا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ مقام و مرتبہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ سے سچے عشق کی وجہ سے ملا ہے اس لئے تمام دنیا کے لئے یہ پیغام ہے کہ اس رسول سے محبت کرو اور اس کی پیروی کرو۔ اس سے خدا تعالیٰ سے بھی تعلق قائم ہوگا اور حقیقی موحد بھی بن سکو گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی قسم کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اس دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ اور کوئی کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

یہ ہے وہ مقام اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کا آپ نے ہمیشہ بھرپور اظہار کیا اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس بات کی تلقین کی کہ وہ اس محبت اور مقام کو اپنے سامنے رکھیں۔ ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کم کرتے ہیں اور آجکل الجیریا میں بھی احمدیوں پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے اور الزام لگا کر انہیں جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اب عورتوں پر بھی انہوں نے ہاتھ ڈالنے شروع کر دیئے ہیں ان پر مقدمے قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن عورتیں بھی یہی پیغام بھجوا رہی ہیں مجھے کہ مسیح موعود کو مانا ہے ہم نے اور اس ماننے کے بعد ہی ہمیں حقیقی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور آپ سے سچی

محبت کی حقیقت پتا چلی ہے۔ ہم کس طرح اپنے ایمان سے پیچھے ہٹ سکتی ہیں۔ جہاں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے وہاں ہماری یہ دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق توحید کے قیام اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور توحید کے قیام کے لئے آپ کی تڑپ کی ایک جھلک آپ کے ان الفاظ سے ملتی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: دیکھ میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانے کی طرف آتا ہے سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں اور جس کو تو نے بھیجا ہے اس کی تکذیب کر کے ہدایت سے دور نہ جا پڑیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے اور میری تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں یہاں تک کہ سورج اور چاند کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں پیشگوئی کی تاریخوں کے موافق گرہن میں آویں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اور اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔ اس بات سے جہاں آپ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت قائم کرنے کے لئے تڑپ نظر آتی ہے وہاں انسانیت کو بچانے کے لئے بے چینی کا بھی شدید اظہار نظر آتا ہے۔ آپ کو کس قدر تڑپ تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت کی چنگاری دوسروں کے دلوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

کیا بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ نہیں پتا جس کو اب تک یہ پتا نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

پس کس قدر درد ہے ان الفاظ کی تہہ میں۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ ہر ہر لفظ میں درد کے کئی پہلو چھپے ہوئے ہیں۔ ہر لفظ کے کئی پرت ہیں اور ہر پرت میں درد ہے اور ان کی گہرائی میں ہر ایک اپنے فہم اور ادراک کے لحاظ سے جا سکتا ہے

آپ فرماتے ہیں کہ اگر خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ پس یہ تعلق ہے خدا تعالیٰ سے جس کو ہم نے حاصل کرنا اور قائم کرنا ہے جو آپ اپنے ماننے والوں سے چاہتے ہیں کہ یہ معیار حاصل ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں اگر آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔

توحید کے قیام اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام آپ علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ سے عشق و محبت کی وجہ سے ملا۔ اس عشق و محبت کے نظارے ہمیں آپ کی ذات میں کس طرح نظر آتے ہیں اس کے بیشمار واقعات ہیں۔

ایک جگہ مخالفین اسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہنسی ٹھٹھہ کرنے کی باتیں سن کر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے ہنسی ٹھٹھہ نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں

اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔

کیا کوئی ہے جو اس طرح کے جذبات کا اظہار کر سکے۔ عشق و محبت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت ہیں ناموس رسالت اور ختم نبوت کے نام پر فتنہ و فساد اور قتل و غارت کرنے والے تو بہت لوگ ہیں لیکن کیا کوششیں کی ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا سے منوانے کے لئے اور اسلام اور قرآن کو دنیا میں پھیلانے کے لئے۔ آپ کے الفاظ صرف منہ کا دعویٰ نہیں ہیں بلکہ آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی اور غیر بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کا اظہار آپ کے دل کی آواز آپ کے ہر عمل سے ثابت ہوتا ہے۔

پس یہ سب کچھ جو آپ نے کیا تو اسلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری دین اور کامل اور مکمل دین ثابت کرنے کے لئے کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے آپ کے مقام کا لوہا منوانے کے لئے کیا۔ دنیا کو بتانے کے لئے کیا کہ آپ کا ہی اصل مقام ہے۔ تمام دنیا کو اور دنیا کے مذاہب پر یہ واضح کیا کہ دین محمد جیسا کوئی دین نہیں ہے۔ اعتراض کرنے والے آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے اظہار کو تو پڑھیں اس پر غور کریں ورنہ اعتراض برائے اعتراض تو جہالت کی نشانی ہے۔ آپ ایک وفا شعار شاگرد اور ایک احسان مند خادم کی طرح ہمیشہ فرماتے تھے کہ یہ سب کچھ مجھے میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی پیروی سے ہی ملا ہے۔ چنانچہ اس کا اظہار کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔

یہ باتیں سن کر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتا ہے وہ ظالم اور جاہل اور فتنہ پرداز ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ان کا معاملہ اب خدا تعالیٰ پر ہے یہ جو بڑے بڑے علماء بنے پھرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جہاں توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو واضح کر کے دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے لانا تھا وہاں حقوق العباد کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کا ادراک دلوانا اور اس پر عمل کروانا بھی تھا۔ چنانچہ آپ نے شرائط بیعت میں بھی یہ شرط رکھی۔ شرط نمبر 4 میں ہے کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ پھر نویں شرط ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں

کہ دین کے دو ہی حصے ہیں ایک خدا تعالیٰ سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ فرمایا کہ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

یہ باتیں صرف آپ نے لکھنے کے لئے نہیں لکھ دیں یا صرف دعویٰ ہی نہیں کیا کہ آپ کو بنی نوع سے محبت ہے اور سب سے زیادہ محبت ہے۔ اس کے عملی اظہار بھی آپ کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔ حالانکہ طاعون آپ کی صداقت کا نشان تھا۔ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا۔

پس غور کریں کہ ایک پیشگوئی کے مطابق مخالفوں پر یہ عذاب آرہا ہے لیکن آپ اس کے دور ہونے کی دعا مانگ رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جنہوں نے مخالفت کی انتہا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگایا اور دجال اور ضال قرار دیا نعوذ باللہ۔ سارے ملک میں آپ کے خلاف نفرت اور دشمنی کی آگ بھڑکائی لیکن ایک مقدمے میں جب آپ کے وکیل نے مولوی محمد حسین کے خاندان کے بارے میں بعض طعن آمیز سوالات کرنے چاہے تو آپ علیہ السلام نے سختی سے روک دیا۔ وکیل مولوی فضل دین صاحب غیر احمدی تھے وہ کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب عجیب انسان ہیں عجیب اخلاق کے مالک ہیں کہ ایک شخص انکی عزت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے اور اس کے جواب میں جب اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے بعض سوالات کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ میں ایسے سوالات کی اجازت نہیں دیتا۔

بہر حال یہ تو ایک مثال ہے کہ آپ کے مشن کو ختم کرنے کے لئے بہت سارے مسلمان علماء نے کوششیں کیں بیشمار نام نہاد علماء نے آپ کی مخالفت کی آپ پر کفر کے فتوے لگائے اور اب تک لگاتے چلے آرہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے مختلف مسلمان ممالک میں ہماری مخالفت ہوتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا ہم پر اثر ہے کہ آج بھی ہم ان مخالفین کے جواب میں ان کے خلاف اخلاقی معیاروں کو نہیں چھوڑتے اور قانون کو بھی اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ کاش ان لوگوں کو سمجھ آجائے کہ اس زمانے کے حکم اور عدل اور مسیح اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں اور اسلام کی اشاعت اور توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی حکومت جو دلوں پر قائم ہونی ہے زمینوں پر نہیں دلوں پر قائم ہونی ہے وہ مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی ہے اور آپ کی جماعت کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی ہے نہ کہ کسی تلوار یا بندوق یا طاقت سے یا دہشتگردی پھیلانے سے اور اسلام کے نام پر مظلوموں کو قتل کرنے سے۔

پس ایسے میں ہم احمدیوں کا کام ہے جیسا کہ میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں اور اکثر کہتا ہوں کہ اسلام کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کریں جہاں تک احمدیت کی مخالفت کا تعلق ہے یہ احمدیت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس لئے ہی بھیجا ہے کہ آپ کو کامیاب کرنا ہے اور اسلام اب آپ کے ذریعہ ہی پھیلنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ اللہ تعالیٰ کے مسیح کا لگایا ہوا یہ بیج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھل پھول اور بڑھ رہا ہے۔ ہم نے اگر اس کی سبز شاخیں بننا ہے تو ہمارا کام ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اپنے اعمال اور نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کو اس طرح بنائیں کہ ہمارے ہر عمل سے یہ نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 24 March 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB